بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

حضرت خلاد بن عمرو بن جموح انصاری، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنھم

بدری اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کا ایمان ودلنشین تذکرہ

امریکہ کی ایک بہت پرانی بزرگ احمدی سسٹر عالیہ شہید صاحبہ اہلیہ مکرم احمد شہید صاحب مرحوم کا ذکر خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 رجنوری 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت خلاد بن عمرو بن جموح انصاری صحابی تھے اور بدری صحابہ میں شامل تھے۔ آپ اپنے والد حضرت عمرو بن جموح اور بھائیوں حضرت معاذ، حضرت ابوایمن اور حضرت معوذ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔ جنگ بدر کے لئے روانہ ہوتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لشکر کے ساتھ مدینہ سے باہر ایک جگہ سقیاء کے پاس قیام کیا۔

حضرت خلاد بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسیقہ کا نام بدل کر سقیاء رکھ دیا تھا۔ میرے دل میں یہ خواہش تھی کہ میں اس جگہ کو خریدلوں۔ لیکن مجھ سے پہلے ہی حضرت سعد بن ابی وقاص نے اسے دو اونٹوں کے عوض خرید لیا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس بات کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا سودا بہت ہی نفع مند ہے۔

خلاد اور آپ کے والد حضرت عمرو بن جموح اور حضرت ابوایمن تینوں غزوہ احد میں بھی شامل ہوئے تھے اور جام شہادت نوش کیا۔ حضرت خلاد کے والد حضرت عمرو بن جموح کے بارے میں آتا ہے کہ بدر کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی تحریک فرمائی تو عمرو کے پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے ان کے بیٹوں نے انہیں جنگ میں شامل ہونے سے روک دیا۔ لیکن جب احد کا موقع آیا تو عمرو اپنے بیٹوں کو کہنے لگے کہ تم لوگوں نے مجھے بدر میں بھی شامل نہیں ہونے دیا تھا۔ احد کا موقع آیا ہے تو مجھے روک نہیں سکتے میں لازماً جاؤں گا اور احد میں شریک ہوں گا۔ چنانچہ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بیٹے اس دفعہ پھر مجھے جہاد سے روکنا چاہتے ہیں۔ میں آپ کے ساتھ اس جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ خدا کی قسم! میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دلی مراد قبول کرے گا اور مجھے شہادت عطا فرمائے گا اور میں اپنے اسی لنگڑے پاؤں کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرو! بیشک اللہ تعالیٰ کو آپ کی معذوری قبول ہے اور جہاد آپ پہ فرض نہیں ہے لیکن ان کے بیٹوں سے فرمایا کہ تم لوگ ان کو نیک کام سے نہ روکو۔ ان کی دلی تمنا اگر ایسی ہے تو پھر اسے پورا کرنے دو شاید اللہ تعالیٰ انہیں شہادت عطا فرما دے۔ چنانچہ حضرت عمرو نے اپنے ہتھیار لئے اور یہ دعا کرتے ہوئے میدان احد کی طرف روانہ ہوئے کہ اللھم

ارزقنی شہادۃ ولا تردّنی الی اھلی خائبا کہ اے اللہ! مجھے شہادت عطا کرنا اور مجھے اپنے گھر کی طرف ناکام ونامراد واپس لے کر نہ آنا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی دعا کو قبول کیا اور انہوں نے وہاں جام شہادت نوش کیا۔ حضرت خلاد کی والدہ حضرت ہند بنت عمرو حضرت جابر بن عبداللہ کی پھوپھی تھیں۔ غزوہ احد میں حضرت ہند نے اپنے خاوند اپنے بیٹے اور اپنے بھائی کو شہادت کے بعد اونٹ پر لادا پھر جب ان کے متعلق حکم ہوا تو انہیں واپس احد لوٹایا گیا اور وہ وہیں احد میں دفن کئے گئے۔

اس موقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہ غزوہ احد کے بارے میں خبر لینے کے لئے مدینہ کی عورتوں کے ساتھ گھر سے باہر نکلیں جب آپ حرۃ کے مقام تک پہنچیں تو آپ کی ملاقات ہند بنت عمرو سے ہوئی جو اپنی اونٹنی کو ہانک رہی تھی۔ اس اونٹنی پر آپ کے شوہر حضرت عمرو بن جموح بیٹے حضرت خلاد بن عمرو اور بھائی حضرت عبداللہ بن عمرو کی نعشیں تھیں۔ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ کیا تمہیں کچھ خبر ہے کہ تم پیچھے لوگوں کو کس حال میں چھوڑ آئی ہو۔ اس پر حضرت ہند نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخیریت ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مصیبت آسان ہے جب آپ خیریت سے ہیں تو پھر کوئی ایسی بات نہیں۔

حضرت عائشہ نے دریافت کیا کہ اونٹنی پر کون کون ہیں؟ حضرت ہند نے بتایا کہ میرا بھائی ہے میرا بیٹا خلاد ہے اور میرے شوہر عمرو بن جموح ہیں۔ حضرت عائشہ نے دریافت کیا کہ تم انہیں کہاں لئے جاتی ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ انہیں مدینہ میں دفن کرنے کے لئے لے جارہی ہوں۔ پھر وہ اپنے اونٹ کو ہانکنے لگیں تو اونٹ وہیں زمین پر بیٹھ گیا۔ انہوں نے اونٹ کو ڈانٹا تو کھڑا ہو گیا لیکن جب انہوں نے اس کا رخ مدینہ کی طرف کیا تو وہ پھر بیٹھ گیا۔ پھر جب انہوں نے اس کا رخ احد کی طرف پھیرا تو اونٹ جلدی جلدی چلنے لگا۔ پھر حضرت ہند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اونٹ مامور کیا گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے ہند! عمرو بن جموح تیرا بیٹا خلاد اور تیرا بھائی عبداللہ جنت میں باہم دوست ہیں اس پر ہند نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان کی رفاقت میں پہنچادے۔

دوسرے صحابی ہیں جن کا ذکر ہوگا وہ حضرت عقبہ بن عامر ہیں۔ ان کی والدہ کا نام فقیہہ بنت سکن تھا اور والد عامر بن نابی تھے۔ حضرت عقبہ بن عامر ان چھ انصار میں سے تھے جو سب سے پہلے مکہ میں ایمان لائے۔ آپ بیعت عقبہ اولیٰ میں بھی شامل ہوئے۔ اُن چھ اشخاص کے نام یہ ہیں۔ ابوامامہ اسد بن زرارہ جو بنو نجار سے تھے اور تصدیق کرنے میں سب سے اول تھے۔ عوف بن حارث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کے ننھیال کے قبیلہ سے تھے۔ رافع بن مالک جو بنو زریق سے تھے۔ اب تک جو قرآن شریف نازل ہو چکا تھا وہ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمایا۔ قطبہ بن عامر جو بنی سلمہ سے تھے۔ عقبہ بن عامر جو بنی حرام سے تھے۔ اور جابر بن عبداللہ بن ریاب جو بنی عبید سے تھے۔ اس کے بعد یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوئے اور جاتے ہوئے عرض کیا کہ ہمیں خانہ جنگیوں نے بہت کمزور کر رکھا ہے۔ ہم میں آپس میں بہت نااتفاقیاں ہیں ہم یثرب میں جا کر اپنے بھائیوں میں اسلام کی تبلیغ کریں گے کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے ہم کو پھر جمع کر دے۔ پھر ہم ہر طرح آپ کی مدد کے لئے تیار ہوں گے چنانچہ یہ لوگ گئے اور اس کی وجہ سے یثرب میں اسلام کا چرچا ہونے لگا۔

یہ سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں یثرب والوں کی طرف سے ظاہری اسباب کے لحاظ سے ایک بیم ورجا کی حالت میں گزارا آپ اکثر یہ خیال کیا کرتے تھے کہ دیکھیں ان کا کیا انجام ہوتا ہے اور آیا یثرب میں کامیابی کی کوئی امید بندھتی ہے یا نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ان ایام میں مکہ والوں کے مظالم دن بدن زیادہ ہو رہے تھے اور انہوں نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ اسلام کو مٹانے کا بس یہی وقت ہے مگر اس نازک وقت میں بھی جس سے زیادہ نازک وقت اسلام پر کبھی نہیں آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مخلص صحابی ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ پر قائم تھے اور آپ کا یہ عزم و استقلال بعض اوقات آپ کے مخالفین کو بھی حیرت میں ڈال دیتا تھا کہ یہ شخص کس قلبی طاقت کا مالک ہے کہ کوئی چیز اسے اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی بلکہ اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں خاص طور پر ایک رعب اور جلال کی کیفیت پائی جاتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بات کرتے تھے تو بڑا رعب اور جلال ہوتا تھا آپ کی باتوں میں اور مصائب کے ان تند طوفانوں میں آپ کا سر اور بھی بلند ہوتا جاتا تھا۔ یہ نظارہ اگر ایک طرف قریش مکہ کو حیران کرتا تھا تو دوسری طرف ان کے دلوں پر کبھی کبھی لرزہ بھی ڈال دیتا تھا۔ ان ایام کے متعلق سر ولیم میور نے بھی لکھا ہے کہ:

ان ایام میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے سامنے اس طرح سینہ سپر تھا کہ انہیں بعض اوقات حرکت کی تاب نہیں ہوتی تھی۔ اپنی بالآخر فتح کے یقین سے معمور مگر بظاہر بے بس اور بے یار و مددگار وہ اور اس کا چھوٹا سا گروہ اس زمانہ میں گویا ایک شیر کے منہ میں تھے مگر اس خدا کی نصرت کے وعدوں پر کامل اعتماد رکھتے ہوئے تھے جس نے اسے رسول بنا کر بھیجا تھا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے عزم کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑا تھا کہ جسے کوئی چیز اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی تھی۔

حضور انور نے فرمایا: بہرحال اسلام کے لئے ایک بہت نازک موقع تھا۔ مکہ والوں کی طرف سے تو ایک ناامیدی مکمل طور پر ہو چکی تھی مگر مدینہ میں امید کی کرن پیدا ہو رہی تھی۔ یہ جو بیعت کر کے گئے تھے ان کی وجہ سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی توجہ کے ساتھ اس طرف نظر نگاہ لگائے ہوئے تھے کہ آیا مدینہ بھی مکہ اور طائف کی طرح آپ کو رد کرتا ہے یا اس کی قسمت دوسرے رنگ میں لکھی ہے چنانچہ جب حج کا موقع آیا تو آپ بڑے شوق کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور منیٰ کی جانب عقبہ کے پاس پہنچ کر ادھر ادھر نظر دوڑائی تو آپ کی نظر اچانک اہل یثرب کی ایک چھوٹی سی جماعت پر پڑی جنہوں نے آپ کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا اور نہایت محبت اور اخلاص سے آگے بڑھ کر آپ کو ملے۔ اس دفعہ یہ بارہ اشخاص تھے جن میں سے پانچ تو وہی گذشتہ سال کے مصدقین تھے اور سات نئے تھے اور اوس اور خزرج دونوں قبیلوں میں سے تھے۔ حضرت عقبہ بن عامر بھی اس بیعت میں شامل تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے الگ ہو کر ایک گھاٹی میں ان سے ملے تھے انہوں نے یثرب کے حالات سے اطلاع دی اور اب کی دفعہ سب نے باقاعدہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کی یہ بیعت مدینہ میں اسلام کے قیام کا بنیادی پتھر ہے۔ بیعت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم صدق و ثبات کے ساتھ اس عہد پر قائم رہے تو تمہیں جنت نصیب ہوگی اور اگر کمزوری دکھائی تو پھر تمہارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہے گا کرے گا۔

یہ بیعت تاریخ میں بیعت عقبہ اولیٰ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ وہ جگہ جہاں بیعت لی گئی تھی عقبہ کہلاتی ہے جو مکہ اور منیٰ کے درمیان واقع ہے۔ عقبہ کے لفظی معنی بلند پہاڑی رستے کے ہیں۔ مکہ سے رخصت ہوتے ہوئے ان بارہ نومسلمین نے درخواست کی کہ کوئی اسلامی معلم ہمارے ساتھ بھیجا جائے جو ہمیں اسلام کی تعلیم دے اور ہمارے مشرک بھائیوں کو اسلام کی تبلیغ کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر کو جو قبیلہ عبدالدار کے ایک نہایت مخلص نوجوان تھے ان کے ساتھ روانہ کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا: بیعت عقبہ ثانیہ 13 نبوی میں ہوئی تھی اور اس میں ستر انصار نے بیعت کی تھی۔ حضرت عقبہ بن عامر نے غزوہ بدر احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ آپ غزوہ احد کے دن فوج میں سبز رنگ کے کپڑے کی وجہ سے پہچانے جارہے تھے آپ حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں بارہ ہجری میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ ابھی وہ نوعمر لڑکا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میرے بیٹے کو دعائیں سکھائیں جن کے ذریعہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے اور اس پر شفقت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اے لڑکے کہو کہ اللھم انی اسئلك صحة فی ایمان وایمان فی حسن خلق و صلاحا یتبعه نجاة۔ کہ اے اللہ میں تجھ سے حالت ایمان میں صحت طلب کرتا ہوں اور ایمان کے ساتھ حسن خلق کی دعا کرتا ہوں اور صلاح کے بعد کامیابی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: اب اس کے بعد میں امریکہ کی ایک بہت پرانی بزرگ احمدی کا ذکر کروں گا اور ان کی نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ ان کا نام تھا سسٹر عالیہ شہید صاحبہ جو احمد شہید صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ 26 ردسمبر کو ان کی وفات ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی لمبی عمر عطا فرمائی اور کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ معذوری سے بھی بچایا۔ 105 سال کی ان کی عمر تھی اور اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

امیر صاحب امریکہ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کو 1936ء میں بیعت کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔ آپ نے 1963ء سے 1966ء تک بطور صدر لجنہ امریکہ خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح مرحومہ کو لجنہ اماء اللہ امریکہ میں پچاس سال پر محیط ایک لمبا عرصہ بطور جنرل سیکرٹری، سیکرٹری مال، سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری خدمت خلق اور مقامی صدر لجنہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ ہمیشہ جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق رکھا اور ہر قسم کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھیں بہت شفیق اور پیار کرنے والی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسل میں بھی خدمت دین کی وہ روح اور وہ جذبہ پیدا فرمائے جو ان میں تھا۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 11th - January - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB